محمد اسحاق بھٹی

فتاویٰ قراخانی

جلال الدین فیروز شاہ خلجی کے عہد کی ایک فقہی تصنیف

(۳)

فتاویٰ الخلاصہ میں ہے کہ اگر قاضی اور والی مصلحت کے پیش نظر مالی تعزیر عائد کرنا چاہیں تو جائز نہ ہوگا۔ ذخیرہ میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ سلطان کے لیے مالی تعزیر عائد کرنا جائز ہے۔

استفتاء: مولیٰ را تعزیر بندہ کہ از حد بگزارند روا باشد یا نے؟

جواب: نے! واللہ اعلم

فی الفتاوای الناصریہ: للمولیٰ ان یعزر عبدہ اذا شاء ادبہ ولا یجاوز بہ الحد۔

و فی الفتاوی الخلاصۃ: عبد اذا اساء الادب، للمولیٰ ان یودبہ ویعزرہ و لا یجاوز بہ الحد۔[۱۳]

ترجمہ: استفتاء۔ مالک کے لیے غلام پر ایسی تعزیر عائد کرنا جو حد سے گزر جائے روا ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں۔ واللہ اعلم۔

فتاویٰ الناصریہ میں ہے کہ آقا کے لیے اپنے غلام کی جب کہ وہ اسے ادب سکھانا چاہے تعزیر کرنا روا ہے مگر وہ حد سے متجاوز نہ ہو۔

فتاویٰ الخلاصہ میں ہے، غلام اگر سوء ادب کا مرتکب ہو تو آقا کے لیے اس پر بغرض تادیب تعزیر عائد کرنا جائز ہے لیکن اس میں حد سے تجاوز نہ کرے۔

کتاب السرقہ

سرقہ کے باب میں چور کی سزا اور قطع ید وغیرہ امور پر مصنف نے تفصیل سے گفتگو کی ہے۔ اس ضمن میں چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

استفتاء: درآنچہ دزدے باو ساز گوش درخانہ زید دررفت و جامہ ہا را جمع کرد و برآں در از گوش بار کرد۔

دراز گوش میان خانہ زید گذاشت وچوں بیروں آمدہ وخانہ خود رفت بعدہ دراز گوش باجامہا بیروں آمدہ وخانہ آں دزد برسید۔ شرعاً بر آں دزد قطع واجب شود یا نے ؟

جواب: نے ! واللہ اعلم۔

فی الواقعات الحسامیۃ: سرق رجل مع حمار منزلاً فجمع الثیاب وحملها ثم خرج هو من منزل الی منزله فخرج الحمار بعد ذلک حتی جاء الی منزل السارق لا يقطع السارق لانه لا يخرج شيئاً الی منزله۔

ترجمہ: اس بارے میں کہ چور اپنے گدھے کے ساتھ زید کے مکان میں داخل ہوا اور کپڑے جمع کیے اور گدھے پر لادیے۔ اور گدھے کو وہیں چھوڑ گیا اور اپنے گھر کو روانہ ہوگیا۔ اس کے بعد گدھا کپڑوں سمیت باہر آیا اور انہیں لے کر چور کے گھر پہنچ گیا۔ اب از روئے شرع اس چور کا ہاتھ قطع کرنا واجب ہے یا نہیں ؟

جواب: نہیں! واللہ اعلم۔

واقعات الحسامیہ میں ہے، چور نے ایک گھر میں گدھے کے ساتھ سرقہ کیا۔ گھر کے کپڑے اکٹھے کیے اور گدھے پر لاد دیئے۔ بعد ازاں چور اس گھر سے نکل کر اپنے گھر چلا گیا۔ اس کے بعد گدھا بھی وہاں سے نکلا اور چور کے گھر پہنچ گیا۔ اس صورت میں چور کا ہاتھ تو نہیں کاٹا جائے گا کیونکہ وہ کوئی چیز بھی اس گھر سے نکال کر اپنے گھر نہیں لے گیا۔

چوری کی ایک اور صورت کے بارے میں مصنف تحریر فرماتے ہیں۔

استفتاء: درآں کہ زید طبل غزات کہ قیمت آں دہ درہم شرعی است بدزدیدہ، شرعاً بر زید قطع واجب شود یا نے ؟

جواب: نے ! واللہ اعلم۔

فی الواقعات الحسامیۃ، رجل سرق طبل الغزاۃ وهو یساوی عشرۃ دراهم تکلم الناس فیه۔ فالمختار انه لا يقطع لانه كما يصلح للغزو ويصلح لغيره فتمكنت الشبهة

ترجمہ: استفتاء۔ اس مسئلہ سے متعلق کہ زید غازیوں کا طبل جس کی قیمت دس درہم شرعی ہے، چوری کر لیتا ہے۔ شرعی اعتبار سے زید پر قطع ید واجب ہوگا یا نہیں ؟

جواب: نہیں ! واللہ اعلم۔

واقعات الحسامیہ میں ہے کہ ایک شخص نے غازیوں کا طبل چوری کیا جس کی قیمت دس درہم کے برابر ہے اور لوگوں کو اس کے بارے میں شبہ ہے۔ مختار یہ ہے کہ اس چوری کے بارے ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کیونکہ جس طرح وہ غازیوں کے لیے ہے، اسی طرح دوسروں کے لیے بھی ہے۔ لہذا اس میں شبہ پیدا ہو گیا (کہ اس نے کیوں چوری کیا، غزوہ کے لیے یا کسی اور مقصد کے لیے)۔

اگر چور پر قطع ید واجب ہو جائے تو اس کو سزا دینے سے اجتناب کرنے والا گناہ گار ہے۔ مصنف رقم طراز ہیں۔

استفتار: اگر بر دزد بارہ شرع قطع واجب شد۔ آں دزد را بر قاضی بردند۔ قاضی آں دزد را قطع نکرد و بگذاشت۔ شرعاً قاضی آثم باشد یا نے؟

جواب: باشد! واللہ اعلم۔

فی الواقعات الحسامیۃ سرق رجل وجب علیہ القطع حق اللہ تعالیٰ فیاثم بترکہ۔

ترجمہ: اگر چور پر شرعی لحاظ سے قطع ید واجب ہو گیا اور لوگوں نے اس کو قاضی کے سامنے پیش کیا لیکن قاضی نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا اور اسے چھوڑ دیا۔ اس صورت میں از روئے شرع قاضی گناہگار ہو گا یا نہیں؟

جواب: ہو گا! واللہ اعلم۔

واقعات الحسامیہ میں ہے کہ ایک چور نے جس پر اللہ نے قطع واجب کر دیا، چوری کا ارتکاب کیا تو اس کو (بلا سزا) چھوڑنے والا آثم قرار پائے گا۔

مہمان میزبان کے گھر سے چوری کرے تو چور کو سزا دی جا سکتی ہے یا نہیں۔ مصنف لکھتے ہیں:

استفتار: درآنکہ زید عمرو را درخانہ خود مہمان کرد۔ بعدہ عمرو درخانہ زید کالائے کہ قیمت آں دہ درہم شرعی است دزدی کرد۔ شرعاً برو قطع واجب شود یا نے؟

جواب: نے! واللہ اعلم۔

فی الواقعات الحسامیۃ۔ لو سرق الضیف من بیت المضیف لم یقطع۔

ترجمہ: استفتار۔ اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید عمرو کو اپنے گھر میں بطور مہمان ٹھہراتا ہے اور عمرو زید کے گھر سے اتنی مقدار کی شے کی چوری کرتا ہے جس کی قیمت دس درہم شرعی کے برابر ہے۔ شرعاً اس پر قطع ید واجب ہو گا یا نہیں؟

جواب: نہیں! واللہ اعلم
واقعات الحسامیہ میں ہے کہ مہمان، میزبان کے گھر سے چوری کرے تو اس پر قطع نہیں۔
خرمائے خشک چوری کر لیا جائے تو اس کی سزا کے بارے میں مصنف رقم طراز ہیں:
استفتاء: اگر مردی خرمائے خشک را دزدی کرد کہ قیمت آں میوہ دہ درہم شرعی است۔ شرعاً بر وے قطع واجب شود یا نے؟
جواب: شود! واللہ اعلم۔
فی ینابیع: الصحیح من مذهب ابی حنیفه رحمة الله انه یقطع فی الفاکهة الیابسة۔
فی الواقعات واذا سرق ان کان رطبات کلموا فیه والمختار انه لا یقطع وفی الیابس یقطع۔
لان فی الرطب یخاف الفساد من وجه بخلاف الیابس۔[۳۵]
ترجمہ: استفتاء۔ اگر کوئی شخص اتنا خشک خرما چوری کرے کہ جس کی قیمت دس درہم شرعی ہو۔ کیا شرعاً اس پر قطع ید واجب ہوگا یا نہیں؟
جواب: واجب ہوگا! واللہ اعلم
ینابیع میں ہے۔ مذہب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی رو سے صحیح بات یہ ہے کہ خشک میوہ کی چوری پر قطع ید ہوگا۔ واقعات میں مذکور ہے کہ اگر مسروقہ میوہ تر ہو تو اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ مذہب مختار یہ ہے کہ اس پر قطع ید کی سزا نہیں دی جائے گی۔ اور خشک میوے کی چوری پر دی جائے گی۔ اس لیے کہ تر میوہ کے کسی حد تک خراب ہو جانے کا خطرہ ہے، بخلاف خشک کے کہ اس میں یہ خطرہ نہیں ہوتا۔
اگر مقدمہ حاکم کے سامنے پیش ہونے سے پہلے چور مال مسروقہ مالک کو واپس کر دے تو اس صورت میں چور قابل سزا قرار پائے گا یا نہیں؟ اس کے متعلق مخطوطہ میں مرقوم ہے:
استفتاء: اگر دزد کالا را بر مسروق منہ پیش از مراجعت بر حاکم رد کرد۔ قطع دریں صورت ساقط شود یا نے؟
جواب: شود۔ واللہ اعلم۔
فی الینابیع: ولو رد السارق العین الی المسروق منه قبل ان یرفع الی الحاکم یسقط القطع فی المشهور من الروایة۔
ترجمہ: استفتاء: اگر سارق حاکم کے سامنے مقدمہ پیش ہونے سے قبل مال مسروقہ مالک کو واپس کر دے

تو اس صورت میں قطع ید کی سزا ساقط ہو جائے گی یا نہیں ؟

جواب : ساقط ہو جائے گی ۔ واللہ اعلم ۔

ینابیع میں ہے اگر حاکم کے پاس مرافعہ جانے سے پیشتر سارق مال مسروقہ کو واپس کر دے تو مشہور روایت کے مطابق قطع ید کی سزا ساقط ہو جائے گی ۔

لیکن اگر مرافعہ حاکم کے سامنے پیش ہونے اور شہادت کی سماعت کے بعد واپس کرے تو ؟ اس باب میں مخطوط میں مرقوم ہے :

وما قولهم ۔ اگر بعد مرافعت وسماع بینہ پیش از آنکہ قاضی بقطع او حکم کند شرعاً قطع ازو ساقط شود یا نے ؟

جواب : نے ! واللہ اعلم ۔

ایضاً ولو ردها بعد المرافعة وسماع البينة لم يسقط سواءً كان قبل القضاء او بعد ۔

ترجمہ : اگر مرافعہ پیش ہونے اور شہادت کی سماعت کے بعد مگر اس سے قبل کہ قاضی قطع ید کا حکم دے چور مال مسروقہ واپس کر دے ، شرعاً اس سے سزائے قطع ید ساقط ہو جائے گی یا نہیں ؟

جواب : نہیں ! واللہ اعلم ۔

یہ بات بھی اسی (ینابیع) میں ہے کہ اگر مرافعہ قاضی کے سامنے پیش ہونے اور شہادت سننے کے بعد چور چوری شدہ مال واپس لوٹا دے تو قطع ید کی سزا ساقط نہیں ہوگی ۔ خواہ چور یہ مال فیصلہ سے پہلے واپس کرے یا بعد !

اب یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بادشاہ چور کو قطع ید کی سزا سناتا ہے اور اس کے بعد جس شخص کا مال چوری ہوا ، وہ چور کو معاف کر دیتا ہے تو ایسی صورت میں قطع ید کی سزا ساقط ہو جائے گی یا نہیں ؟

اس ضمن میں مصنف کی عبارت مع سوال اور جواب کے ملاحظہ ہو :

استفتاء ، اگر بادشاہ بر دزدے قطع فرمودہ بعد آنکہ دزدے را موجب شدہ بود کہ دست او قطع کند خصیم کالائے کہ آں دزد از دے دزدی کردہ بود ، می گوید من عفو کردم ۔ شرعاً عفو او باطل باشد یا نے ؟

جواب باشد ! واللہ اعلم ۔

فی الینابیع ۔ ولو امر الامام بقطعه فقال المسروق منه عفوت ، فهو باطل ۔

ترجمہ: اگر چور کو بادشاہ کے سامنے پیش کیا گیا ہو، اور اس نے چور کے لیے قطع ید کی سزا کا فیصلہ صادر کر دیا ہو مگر اس کے بعد چوری شدہ مال کا مالک یہ کہے کہ میں نے معاف کر دیا تو اس صورت میں شرعاً یہ معافی باطل قرار پائے گی یا نہیں؟

جواب: باطل قرار پائے گی۔ واللہ اعلم۔

ینابیع میں ہے کہ اگر امام قطع ید کا حکم نافذ کر دے اور اس کے بعد جس شخص کا مال چوری کیا گیا ہے، وہ کہے کہ میں نے معاف کر دیا تو یہ معافی باطل (غیر مؤثر) ہوگی۔

اس ضمن میں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر کسی کا غلام چوری کرے اور چوری ثابت بھی ہو جائے تو غلام کے مالک کی غیر حاضری میں غلام کو سزا دی جا سکتی ہے یا نہیں؟ اس باب میں مخطوطہ میں مرقوم ہے۔

استفتاء: اگر بندۂ زید دزدی کردہ، شرعاً بروے وزدی ثابت شدہ، قاضی را باید کہ در غیبتِ مولیٰ او را قطع کند یا نے؟

جواب: نے! واللہ اعلم۔

فی الفتاویٰ۔ لا بالعبد اذا سرق لا یقطع القاضی یدہ لا یحضر المولیٰ عند ابی حنیفۃ ومحمد۔

ترجمہ: استفتاء۔ اگر زید کا غلام چوری کر لیتا ہے اور شرعاً اس پر چوری ثابت ہو جاتی ہے تو غلام کے آقا کی عدم موجودگی میں قاضی قطع ید کرے یا نہ؟

جواب: نہ کرے! واللہ اعلم۔

فتاویٰ میں ہے کہ غلام چوری کرے تو قاضی مولیٰ کی غیر حاضری میں قطع ید کی سزا نہ دے۔ امام ابو حنیفہ اور امام محمد کا یہی مذہب ہے۔

مگر ساتھ ہی یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مالک کی غیر موجودگی میں قاضی شہادت سُن سکتا ہے یا نہیں؟ مصنف لکھتے ہیں: ولکن بیّنہ در غیبتِ مولیٰ بر آں بندہ سارق قاضی می شنود، شرعاً جائز باشد یا نے؟

جواب: نے۔ واللہ اعلم۔

وفیھا ایضاً وعلی العبد بغیبۃ المولیٰ لا تقبل البیّنۃ اجماعاً۔

ترجمہ: لیکن غیبتِ مولیٰ کی صورت میں اس سارق غلام پر قاضی کا شہادت سننا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں! واللہ

اسی (ینابیع) میں ہے کہ آقا کی غیر حاضری میں غلام کے خلاف شہادت بالاجماع قبول نہیں ہوگی۔

سرقہ کی ایک اور قسم کے بارے میں مصنف لکھتے ہیں:

استفتار: اگر مردے کوزہ کہ درو شہد بود بدزدید و قیمت کوزہ نہ درم شرعی است و قیمت شہد یک درم۔ شرعاً قطع برد واجب شود یا نے؟

جواب: شود! واللہ اعلم۔

فی الینابیع رجل سرق کوزا فیہ عسل وقیمۃ الکوز تسعۃ دراہم وقیمۃ العسل درھم قطع۔

ترجمہ: استفتار، اگر کوئی شخص ایک کوزہ چوری کر لیتا ہے جس میں شہد ہے۔ کوزہ کی قیمت نو درہم شرعی ہے اور شہد کی ایک درہم۔ تو شرعاً اس پر قطع ید واجب ہوگا یا نہیں؟

جواب: ہوگا۔ واللہ اعلم۔

ینابیع میں ہے کہ اگر کوئی شخص شہد کا کوزہ چوری کرے۔ کوزے کی قیمت نو درہم اور شہد کی ایک درہم ہو تو چور کو قطع ید کی سزا دی جائے گی۔

کیا عادی چور کو حاکم تادیباً جلا وطن یا علاقہ بدر بھی کر سکتا ہے؟ اس سلسلے میں مخطوطہ میں مرقوم ہے:

استفتار: اگر زید عادت دزدی دارد، اگر بادشاہ اورا سیاست کند، شرعاً روا باشد یا نے؟

جواب: باشد! واللہ اعلم۔

فی نوادر الفتاوی۔ ہر کہ را دزدی عادت شود، اگر سلطان اورا سیاست کند روا بود۔

ترجمہ: استفتار: اگر کسی کو چوری کی عادت پڑ چکی ہو۔ اگر بادشاہ اس کے خلاف تادیبی کارروائی کرے تو بادشاہ کا یہ اقدام جائز ہوگا یا نہیں؟

جواب: جائز ہوگا۔ واللہ اعلم۔

نوادر الفتاوی میں ہے کہ جو شخص چوری کا عادی ہو چکا ہو اس کے خلاف بادشاہ اقدام کرے تو جائز ہوگا۔

قطع ید کے بعد چور کو قید کر دینے کے متعلق مصنف ان الفاظ میں سوال کرتے اور اس کا جواب دیتے ہیں:

استفتار: اگر سارق را بعد قطع حبس کند شرعاً روا باشد یا نے؟

جواب: باشد! واللہ اعلم۔

فی الناصریۃ۔ السارق اذا حد یحبس حتی یتوب۔ کذا عن محمد رحمہ اللہ۔

ترجمہ: استفتار: اگر قطع ید کی سزا دینے کے بعد چور کو قید کر دیا جائے تو یہ شرعاً روا ہوگا یا نہیں؟

جواب: روا ہوگا۔ واللہ اعلم۔

ناصریہ میں ہے کہ چور پر حد نافذ کردی جائے تو اس کو توبہ کرنے تک محبوس کیا جا سکتا ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ سے اسی طرح منقول ہے[۱۳]

شطرنج کی چوری کے متعلق بھی مصنف نے وضاحت کی ہے۔ لکھتے ہیں:

استفتاء: اگر مردے شطرنج را وزدید، شرعاً بر آں وزد قطع واجب شود یا نے؟

جواب: نے۔ واللہ اعلم۔

فی الواقعات الحسامیة۔ رجل سرق شطرنجاً لا یقطع۔

ترجمہ: استفتاء: اگر کوئی شخص شطرنج چوری کرے تو شرعاً اس چور پر قطع ید واجب ہوگا یا نہیں؟

جواب: نہیں۔ واللہ اعلم۔

الواقعات الحسامیہ میں ہے کہ ایک شخص شطرنج چرا لیتا ہے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔[۱۴]

اگر چور سے جبراً اقرار جرم کرایا جائے تو یہ اقرار صحیح ہوگا یا نہیں؟ اس کے بارے میں دونوں نقطۂ نظر ہیں۔ ایک یہ بھی کہ اقرار صحیح نہیں ہوگا اور یہ بھی کہ صحیح ہوگا۔ مصنف لکھتے ہیں:

استفتاء: اگر مردے باکراہ اقرار سرقہ کردہ، اقرار صحیح باشد یا نے؟

جواب: باشد۔ واللہ اعلم۔

فی الفتاوی الظہیریہ۔ اذا اقر بالسرقة مکرھاً، فاقرارہ باطل ومن المتاخرین من افتی بصحتہ۔

ترجمہ: استفتاء: اگر کوئی شخص جبراً چوری کا اقرار کرے تو یہ اقرار صحیح ہوگا یا نہیں؟

جواب: صحیح ہوگا۔ واللہ اعلم۔

فتاویٰ ظہیریہ میں ہے کہ جب چور حالت اکراہ میں چوری کا اقرار کرے تو یہ اقرار باطل ٹھہرے گا لیکن متاخرین فقہا میں سے بعض نے اس اقرار کی صحت کا فتویٰ دیا ہے۔[۱۹]

(باقی)

حواشی [۱۳] ورق ۲۸۶ [۱۴] ورق ۲۸۷ [۱۵] ورق ۲۸۷، ۲۸۸ [۱۶] یعنی یہ بھی بیان سابق میں مذکور ہے [۱۷] مخطوطہ میں سرقہ کے سلسلے کی یہ تفصیلات ورق ۲۸۸ سے ۲۹۲ تک مذکور ہیں [۱۸] ورق ۲۹۳ [۱۹] ملاحظہ ہو مخطوطہ ورق ۲۹۲